لطیفہ ۵۷

اودھ کے علاقے، قلعہ جایس، قصبہ ردولی اور اس کے نواح میں اشرفی پرچموں اور گرامی جھنڈوں کا نزول۔ اس علاقے کے باشندوں کی نسبت کرامات کا صدور اور مسند عالی سیف خان، حضرت قاضی رفیع الدین اور حضرت شمس الدین اودھی کے معتقد ہونے کا ذکر۔

خطہ اودھ میں پہلا مقام روح آباد

حضرت قدوۃ الکبرأ جس زمانے میں حضرت مخدومیؒ کی خدمت سے واپس آئے تو روح آباد میں قیام فرمایا۔ اس زمانے میں بعض واقعات رونما ہوئے۔

مسند عالی کو گروہِ صوفیہ سے بے حد عقیدت تھی۔ جس جگہ اس گروہ (کی تشریف آوری) کے بارے میں سنتے تو خواہ وہ مقام کتنی ہی دور ہوتا وہ ضرور ملاقات کرتے۔ جب دنیا والوں کے کان میں آوازۂ جہاں گیری پڑا (آپ کی بزرگی کا چرچا ہوا) تو مسند عالی مصاحبوں کی جماعت کے ساتھ چل پڑے اور روح آباد میں حضرتؒ کی قدم بوسی کے شرف سے مشرف ہوئے۔ پہلی ہی ملاقات میں بصد جاں حضرت قدوۃ الکبرأ کے طالب دیدار اور بصد دل طلب گار جلوہ ہوئے۔ قطعہ:

زہے نور جہاں آرائے رخسار
کہ باشد ذرّہ اش خورشید انوار

ترجمہ: سبحان اللہ! جہاں آراء رخسار کے نور کا کیا کہنا گو آفتاب اس نور کا ایک ذرّہ ہے۔

کسے کو طرفۃ العین بدیدش[1]
بیک جاں کے بصد جاں شد گرفتار

---

[1] مصرع وزن سے گر گیا ہے۔ ''طرفۃ العینے'' پڑھا جائے تو وزن پورا ہوگا۔

ترجمہ: کسی نے اسے ایک پل دیکھا وہ ایک جان سے کیا سو جان سے اس کا گرفتار ہوگیا۔

جب حضرت ایشاں نے مسند عالی کے قلب اور باطن کی چمک اپنی جانب زیادہ محسوس کی تو ظاہری اور باطنی توجہ ان کی طرف مبذول کی اور انہیں اپنے اصحاب کے زمرے میں شامل کرلیا۔ اسی بنا پر جب کبھی آپ اس راستے سے گزرتے تو مسند عالی سیف خان کے مکان پر نزول فرماتے۔ ایک روز حضرتؒ روح آباد میں گوشۂ وحدت آباد میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مغرب کی جانب سے بوئے دوست آ رہی ہے۔ اور یہ سیف خاں کی آمد کا اشارہ تھا چنانچہ وہ دوسرے روز آ پہنچے۔ حضرت ایشاںؒ سے ملاقات ہوئی، عرض کیا کہ حضرت ایشاںؒ خطہ اودھ میں قدم رنجہ فرمائیں چوں کہ طالب صادق تھے ان کی گزارش قبول فرمائی۔ فرمایا وہاں بھی ایک طالب ہیں جو ابھی تک میرے اصحاب کے حلقے میں نہیں آئے ہیں، میں خود انہیں اپنے احباب کے حلقے میں لاؤں گا۔ یہ اشارہ شیخ شمس الدین کی جانب تھا۔ جب اودھ میں تشریف لائے تو وہاں کے چھوٹے بڑے لوگ شرفِ دیدار کے لیے حاضر ہوئے اور ہر عزیز نے آپ کی دولت دیدار کو غنیمت جانا۔ شیخ الاسلام رفیع الدین، شیخ شمس الدین کو بشارت دے چکے تھے کہ ایک بزرگ یہاں تشریف لائیں گے۔ اُن سے تم کو نعمت ملے گی۔ وہ اس دولت کے منتظر تھے۔ آخر حضرت قدوۃ الکبراؒ تشریف لائے اور شیخ شمس الدین خرقہ پہننے کے شرف سے مشرف ہوئے۔ بڑے امیروں اور سرداروں کی جماعت حضرتؒ کی ارادت کے شرف سے مشرف ہوئی۔ تقریباً ایک ماہ اودھ میں رہے، وہاں سے اصحاب کے نقارے دہلی کی طرف روانہ ہوئے۔

مقام دوم قصبہ ردولی میں مولانا کریم الدین صاحب سے ملاقات اور حضرت گنج شکرؒ کے حجرے میں چلہ کاٹنا

قصبۂ ردولی میں شیخ سماء الدین کے مکان میں قیام فرمایا۔ حضرت شیخ صفی آئے اور دولت دیدار کو غنیمت جانا۔ اس بار شیخ صفی کے سلوک کے بہت سے عقدے حل ہوئے۔ شیخ سماء الدین کے مکان میں جو حجرہ تھا اس میں شیخ صفی کو اعتکاف میں بٹھا دیا۔

مولانا کریم الدین (جو ایک) عالم اور درویش تھے، قصبہ ردولی کے نزدیک رہتے تھے۔ ان کے بارے میں آپ سے کہا گیا کہ مولانا سے ملنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا، بہت اچھا۔ دوسرے دن صبح مولانا کے ہاں جانے کا ارادہ ہوا۔ یہ بات کسی شخص نے مولانا سے کہی کہ حضرت قدوۃ الکبراؒ کل تشریف لائیں گے۔ مولانا نے کہا، ہے ہے حضرت کو ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ وہ غریب خانے پر آنے کی زحمت گوارا فرمائیں وہ بہت بزرگ ہستی ہیں پھر ہندی کی ایک کہاوت زبان پر لائے، ''چھپرے کے منھ کیھنڈا سمائے''۔ میں خود کل جا کر شرف دیدار حاصل کروں گا۔ چنانچہ وہ آئے اور آپ کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ مولانا کریم الدین فرماتے تھے، ''سبحان اللہ! سید اشرف جہاں گیر جیسا شہباز چاہئے کہ دونوں جہان ان کے پر میں ایسے دریا ہیں جن کے کنارے ناپید ہیں۔ مثنوی:

دُرِ دریائے معانی سرورِ شاہاں کہ او
برد گوئے دولت از میداں بحالِ افتخار

ترجمہ: وہ حقیقت کے دریا کا موتی، بادشاہوں کے سردار ہیں۔ انہوں نے افتخار کے ساتھ دولتِ الٰہی کی گیند کو میدان سے اُچک لیا ہے۔

قدوۂ اربابِ عرفاں عمدۂ احبابِ دیں
مظہرِ آثارِ غوثی مصدر آثارِ یار

ترجمہ: وہ اہلِ عرفان و معرفت کے پیشوا اور دین کے دوستوں کے سردار ہیں۔ غوثیہ نشانیوں کے مظہر اور دوست کے جلوؤں کا مصدر ہیں۔

بحرِ لا ساحل کہ می گویند باشد گوہرش
حیرت الکامل کہ می نامند آمد آں نگار

ترجمہ: انہیں بے کنارے سمندر کا گوہر کہتے ہیں ایسے حسین ہیں جنہیں کامل حیرت کہا جاتا ہے۔

حضرت شیخ سماء الدین نے بیان کیا کہ جب قدوۃ الکبراؒ دوسری بار قصبہ ردولی میں آئے تو فقیر کے غریب خانے پر قیام کیا۔ ظہر کی نماز کے وقت قصبے کے اکابر حضرت قدوۃ الکبراؒ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس مقام پر بزرگ کی خوشبو آتی ہے۔ فقیر نے عرض کیا، فقیر کے جھونپڑے میں ایک گوشہ ہے جہاں حضرت گنج شکرؒ معتکف ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا، انہی کی خوشبو ہے پھر آپ نے طے کیا کہ میں یہاں ایک چلّہ کروں گا۔ اس حجرے کے اطراف میں آپ نے حضرت شیخ صفی اور حضرت شیخ سماء الدین کو اعتکاف میں بٹھایا یہاں عجیب وغریب واردات وتجلیات مشاہدے میں آئیں۔

مقام سوم پالھی مئوعرف روضہ گاؤں اور کوبرادہ کے قریات کا دورہ

جب قصبہ ردولی سے روانہ ہوئے تو موضع اسمو میں قیام فرمایا۔ یہاں کی مسجد میں خود اذان دی۔ پھر شیخ داؤد کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے۔ تین روز پالھی مئو کی مسجد میں قیام فرمایا۔ یہاں کے لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت گنج شکرؒ نے اسی مسجد میں متعدد چلے کیے تھے۔ یہاں سے کوبرادہ کے قریات میں تشریف لے گئے۔ کوبرادہ کے مریدین آپ کے استقبال کو حاضر ہوئے اور اپنے گھر لے گئے۔ تقریباً ایک ہزار آدمی آپ کے مرید ہوئے۔ ان پر آپ نے طرح طرح کی توجہ ڈالیں۔ یہاں کے بڑے لوگوں میں سے ایک شخص شراب پیے ہوئے آپ کو دیکھنے کے لیے آیا۔ فرمایا حیرت ہے کہ یہ زندہ رہے اور پھر شراب پیے۔ تقدیر الٰہی آپ کے قول کے موافق ہوئی اور اس شخص نے وفات پائی۔

اس کے بعد حضرت قدوۃ الکبراؒ نے دوسرے لوگوں کو بلایا اور انہیں بہت زیادہ پند و نصائح فرمائے۔ آخر میں یہ فرمایا، خبردار تم لوگ کبھی شراب نہ پینا اور تم میں اگر کوئی شخص (خلاف ورزی کر کے) شراب پیے گا تو جوانی ہی میں مرجائے گا یا محتاج ہوجائے گا۔ سب نے آپ کی نصیحت قبول کی۔ یہاں سے آپ نے قصبہ جایس جانے کا قصد فرمایا اور ایک دن بلند پرچم جایس کی جانب روانہ ہوئے۔ اس علاقے کے کم و بیش دو تین ہزار باشندے آپ کی ارادت سے مشرف ہوئے جب آپ کا گزر کندیوہ کی زمین سے ہوا تو وہاں بہت جنگل دیکھے۔ آپ کے اصحاب راستہ بھول گئے، بالآخر ایک تالاب پر آئے اور آگے نہ بڑھ سکے۔

قلندروں میں سے ایک شخص سے جو بکریاں چرا رہا تھا دریافت کیا کہ یہ راستہ کہاں جاتا ہے؟ اس نے ازراہِ مذاق تالاب کے درمیان ایک راستہ کی طرف جو پانی میں ڈوبا ہوا تھا، اصحاب کو اشارہ کیا کہ اس راستے سے چلے جاؤ کہ الہادی ھو اللہ (اللہ ہی ہدایت کرانے والا ہے)۔ اصحاب تالاب کے درمیان چل کھڑے ہوئے۔ پانی سے کسی کا کف پا تر ہوا، کسی کے تہبند کا کنارہ اور کسی کے تلوے بھی تر نہ ہوئے۔ جب چرواہے نے یہ عجیب حالت دیکھی تو دوڑا اور قصبہ ساتہورہ میں پکار مچائی کہ میں نے ایک عجوبہ دیکھا ہے کہ مسافروں کی ایک جماعت اس طرح تالاب میں سے گزر گئی۔

رائے جو گاؤں کا مالک تھا وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ سوار ہوا اور اس جماعت کے عقب میں دوڑا۔ حضرتؒ سے ملا اور اپنا سر آپ کے قدموں میں رکھ دیا اور بے حد تکلف کے ساتھ حضرت قدوۃ الکبراؒ کو اپنی حویلی میں لایا اور ضیافت کا سامان فراہم کیا۔ جب ضیافت سے فارغ ہوئے تو حضرت ایشاں قصبہ جایس کی طرف روانہ ہوئے۔ تین کوس جنگل تھا، رائے بھی آپ کے ساتھ رہا۔ جب رخصت ہونے کا وقت ہوا تو اس نے عرض کیا کہ میرے حق میں دعا فرمائیں۔ آپ مسکرائے کہ تم کافر ہو میں تمہارے لیے کیا دعا کروں البتہ میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتا ہوں کہ تم اور تمہاری اولاد قید نہ ہو اور دنیا کا اسباب تمہارے یہاں کم نہ ہوے۔ یہ لوگ خوش ہوے اور لوٹ کر اپنے گھر چلے گئے۔ جب آپ نے قصبہ جایس میں قیام فرمایا تو اس بار مولانا علام الہدیٰ علاّم الدین دارِ فنا سے دارِ بقا رحلت فرما چکے تھے۔ تمام ذیل داروں نے استقبال کیا اور حضرت ایشاںؒ کو جائے مقررہ پر لے گئے۔ حضرت قدوۃ الکبراؒ نے وہاں ایک قطعہ زمین خرید کر حجرہ تعمیر کرلیا تھا۔ یہاں مدتوں مسلسل نہیں بلکہ متفرق ایام میں قیام فرماتے تھے۔ اس مرتبہ دو تین ماہ قیام فرمایا۔ جب حضرت نے قصبہ جایس میں پہلی بار نزول فرمایا تھا تو آپ کی تشریف آوری سے قبل جایس کے باشندے ردولی جاتے تھے اور شیخ سلیمان سے جو حضرت نصیر الدین کے خلفا میں سے تھے بیعت کرتے تھے۔ جب جایس کے لوگ شیخ سلیمان کی خدمت میں آئے اور ان سے بیعت کی درخواست کی تو شیخ زکریا نے فرمایا کہ اب تمہاری ارادت کسی دوسرے کے حوالے کردی گئی ہے اور یہ علاقہ دوسرے کے سپرد ہوگیا ہے۔ وہ آج کل میں قصبے میں تشریف لائیں گے۔ ان کے استفسار پر بتایا کہ ایک سید ہیں جو بہت عالی حال ہیں وہ اس سفر میں یہاں آئیں گے۔

مقام چہارم قصبہ انہونہ، سیہہ اور سدھور میں قیام

جب قدوۃ الکبراؒ جائس سے عازم دہلی ہوئے تو قصبہ انہونہ میں تشریف لائے۔ قصبے کے سادات کی ایک جماعت آپ کی ارادت سے مشرف ہوئی۔ دو تین روز قصبہ مذکور میں قیام فرمایا۔ اہل قصبہ نے وظائف بندگی پوری طرح ادا کیے آپ نے ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی کہ ہمیشہ آسائش اور آرام سے رہیں۔ وہاں سے آپ کا گزر قصبہ سیہہ میں ہوا، چوں کہ یہاں کے لوگ اس خاندان کے مرید و معتقد تھے تمام کے تمام وظائفِ خدمت بجا لائے لیکن ان لوگوں سے متعلق نہایت عجیب کلمات آپ نے فرمائے کہ قصبے کا گرد و پیش صفائی سے خالی نہیں ہے لیکن رہنے والوں کا باطن بے رونق نظر آتا ہے۔ پھر یہاں سے چلے تو قصبے سدھور کی جانب رُخ فرمایا۔ حضرت شیخ خیر الدین اور حضرت قاضی محمد سدھوری نے اکابر کی ایک جماعت کے ساتھ آپ کا استقبال کیا اور حضرت قدوۃ الکبراؒ کی تعظیم بجا لائے۔ دو تین روز ضرورت سے زیادہ سامانِ ضیافت کی کوشش میں مصروف رہے اور ارادت کے شرف سے مشرف ہوئے۔ خطیبوں میں سے ایک شخص تھا جس کا نام منصور تھا۔ اس نے ایک جگہ قلندروں کی جماعت میں ایک قلندر سے دوستی کے مراسم پیدا کر لیے۔ اس قلندر کے پاس ایک موتی تھا جو دورانِ سفر اس کے ہاتھ آ گیا تھا۔ منصور مذکور نے اس سے یہ موتی اچک لیا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ دونوں ایک دوسرے سے دست بہ گریباں ہوگئے۔ یہ خبر آپ کے سمع مبارک تک پہنچی تو آپ نے اس قلندر کو طلب کیا اور فرمایا، اپنے پاس موتی رکھنے کی سزا تو تمہیں مل گئی، اب بہتر یہی ہے کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ اسے اصحاب کی جماعت سے خارج کر دیا۔ آخر میں فرمایا کہ اس قصبے کے لوگ بھی عجیب ہیں کہ جب درویشوں سے چیزیں اڑا لینا چاہتے ہیں تو اڑا لیتے ہیں پھر آپس میں لڑتے ہیں۔

مسند عالی سیف خاں اور حضرت قاضی شمس الدین کو (اہل اللہ سے) بے حد عقیدہ تھا۔ مدتوں سے مسند عالی کے دل میں سلوک درویشی کا داعیہ جڑ پکڑ چکا تھا اور ان کی خواہش تھی کہ کسی درویش سے خود کو وابستہ کرلیں۔ ہر چند کہ وہ اکابرین شہر سے عقیدہ رکھتے تھے اور ان کی خدمت و ملازمت کی روش پر چلتے تھے لیکن انہوں نے کسی سے (روحانی) استفادے کے لیے ابھی تک رجوع نہ کیا تھا اور ایک زمانے سے (کسی سے) وابستہ ہونے کی فکر میں تھے۔

ایک روز اسی فکر و تردد میں تھے کہ خواب میں حضرت خضر علیہ السلام کا جمال جہاں آرا نمایاں ہوا اور بشارت دی کہ وصول کا زمانہ اور حصول کا وقت قریب آ چکا ہے۔ اور (اِن کامرانیوں کی) کنجی ایک سید کے ہاتھ میں ہے جو عنقریب پہنچنے والا ہے۔ یہ اشارہ حضرت قدوۃ الکبراؒ کی جانب تھا۔ اسی زمانے میں آپ کی جہاں گیری کی صدا اور عالم گیری کی شہرت ساری دنیا میں پھیل چکی تھی۔ حضرت قدوۃ الکبراؒ کے قدم مبارک کا نزول روح آباد میں ہوا۔ مسند عالی وہاں حاضر ہوئے اور شرفِ دیدار سے مشرف ہوئے جیسا کہ سابق میں مذکورہ ہو چکا ہے۔ حضرت قاضی رفیع الدین خود الہام و تلقین الٰہی کے باعث اور خاص طور پر حضرت شیخ شمس الدین کی بشارت کی بنا پر تمام اصحاب سے پہلے حضرت قدوۃ الکبراؒ کے عقیدت مند ہو چکے تھے۔